بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ - یکم تبلیغ ۱۳۴۹ہش - یکم فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کیلئے رُوحانی نعمتیں ہوتی ہیں

اس ذریعہ سے دُنیا میں ان کے بے مثل و مانند اخلاقِ فاضلہ ظاہر ہوتے ہیں

"انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں اُن کی پیروی کریں اور جن اُمور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اُسی جادۂ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں۔ اور یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ اخلاقِ فاضلہ کسی انسان کے اس وقت بپایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں اور اُسی وقت دلوں پر اُن کی تاثیریں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً عفو وہ معتبر اور قابلِ تعریف ہے جو قدرتِ انتقام کے وقت میں ہو۔ اور پرہیزگاری وہ قابلِ اعتبار ہے کہ جو نفس پروری کی قدرت موجود ہوتے ہوئے پھر پرہیزگاری قائم رہے۔ غرض خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ اُن کے ہر ایک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بپایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدا تعالیٰ اس ارادہ کو پُورا کرنے کے لئے ان کی نُورانی عُمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دُکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر اُن پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اَور بھی قدم آگے بڑھاتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظرِ عنایت کی اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اُس کے لئے اور اُس کی راہ میں ستائے جائیں۔ سو خدا تعالیٰ اُن پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، اُن کی مردی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا مصداق ان کو ٹھہراوے کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور اعلیٰ درجے کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجے کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے رُوحانی نعمتیں ہیں جن سے دُنیا میں ان کے اخلاقِ فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۲۶۶ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

■ ربوہ ۳۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے سے کچھ فرق ہے لیکن تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

■ ربوہ ۳۱ صبح۔ حضرت سیدہ اُمّ مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ دوپہر تک بخار ۱۰۵ درجہ تک جا پہنچا بعد میں بخار میں معمولی سی کمی ہوئی۔ رات ٹمپریچر ۱۰۴ تھا۔ آج صبح ٹمپریچر ۱۰۲ ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے اور دوسرے عوارض بھی بدستور ہیں۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

■ کراچی۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۶ جنوری کو کراچی کے سول ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

■ عزیزم مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جہلم کی تقریبِ شادی مورخہ ۴ جنوری ۱۹۷۰ء بروز اتوار عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمراہ کنیز فاطمہ صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد نذیر صاحب گھٹانہ ساکن سلواہ ضلع پونچھ حال لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو فرمایا تھا۔

بارات جہلم سے ۴ جنوری کو ربوہ پہنچی۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بعد نماز ظہر شادی کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔ ازاں بعد بارات محلہ دارالصدر شرقی نزد فضلِ عمر ہسپتال پہنچی۔ چار بجے بعد دوپہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بوقت روانگی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ اگلے دن مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۰ء کو دعوتِ ولیمہ دی گئی جس میں مقامی جماعت کے احباب شامل ہوئے۔

بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت اور ہر دو خاندانوں کے لئے موجبِ رحمت و برکت بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(عبدالعزیز نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم)

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

ہمارے تبلیغی مشن

جہاں جماعتِ احمدیہ کے شعبہ تحریکِ جدید نے قرآنِ کریم کا مختلف یورپی اور دیگر زبانوں میں تراجم شائع کئے ہیں وہاں اس نے یورپ اور دوسرے برّاعظموں میں بھی مساجد بھی تعمیر کرائی ہیں۔ چنانچہ مغربی اور مشرقی افریقہ میں تو ایسی مساجد کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ یورپ میں بھی ایسی مساجد کی تعداد سات تک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ انگلینڈ میں لنڈن اور جرمنی میں فرانکفورٹ اور ہمبرگ میں بڑی شاندار احمدیوں کی بنائی ہوئی مساجد موجود ہیں۔

اگرچہ یورپ میں تین مساجد صرف احمدی خواتین کی ہمتوں کا کارنامہ ہے تاہم یہ واضح ہے کہ بیرونی تمام مساجد تحریکِ جدید کا ہی کارنامہ ہیں۔ یہ تحریکِ جدید ہی کی کوشش ہے کہ دوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو یہ توفیق حاصل ہوئی ہے کہ اس نے اکنافِ عالم میں تقریباً تمام ملکوں کے اہم شہروں میں تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔ اگرچہ یہ کام آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے اور یہ مشن اتنے کم ہیں کہ عیسائیوں کے مشنوں کے مقابلہ میں تعدادی اور مالی لحاظ سے کوئی نسبت نہیں رکھتے تاہم ان کا اثر کئی لحاظ سے غیر ممالک خاص کر مغربی ممالک پر نمایاں طور پر پڑ رہا ہے۔

خدا کے فضل سے ہمارے مبلغ باوجود بے بساطی کے نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ نہ صرف اسلام کا پیغام غیر اقوام تک پہنچا رہے ہیں بلکہ اپنے نمونہ سے بھی اسلام کو ان لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کر رہے ہیں اور اسلامی اخلاق اور اسلامی ثقافت سے متاثر کرنے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک مضمون سے جو تمام اُردو اہم اخبارات میں شائع ہوا 'نوائے وقت' کے حوالہ میں ایک اقتباس نقل کرتے ہیں۔ یہ مضمون جرمنی کی مساجد کے متعلق ہے اور اس میں احمدیوں کی تعمیر کردہ مساجد کا بھی ذکر ہے اور ان کے فوٹو بھی شائع ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک مسجد میں مبلغ انچارج کو مسجد میں تقریر کرتے ہوئے اور ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ بہرحال ہمارے مبلغین کس طرح اسلامی نظریات اور اسلامی ثقافت سے متاثر کر رہے ہیں۔ ذیل کے اقتباس سے واضح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کس طرح وہ نووارد مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔ فہو ہذا۔

"قدرتی طور پر مشورے اور امداد کا ہر متلاشی مسلمان سب سے پہلے اپنی قریب ترین مسجد کا رُخ کرتا ہے۔ ان کے امام بھی مقتدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ بہت سی مشکلات کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ نووارد مسلمان جرمن زبان سے ناواقف ہوتا ہے۔ یہ مشکل امام مسجد کی مدد سے حل ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرانکفرٹ کی نور مسجد کے امام مسعود احمد پانچ زبانیں جانتے ہیں اور وہ فرانکفرٹ کے قرب و جوار میں بسنے والے مسلمانوں سے ان کی علاقائی زبانوں میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ ہر ہفتے فرانکفرٹ اور اس کے قرب و جوار بستیوں سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان کی چھوٹی سی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے پہنچتی ہے۔ بہت سے مسلمانوں کے لئے خواہ وہ مراکش کے ہوں یا انڈونیشیا کے، مشرقی افریقہ کے ہوں یا مغربی افریقہ کے 'مسعود احمد مشفق والد' ہمدرد، بہی خواہ، ترجمان اور پیر و مرشد سبھی کچھ ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرانکفرٹ کی نور مسجد کے اس نوعمر امام کو اس بات کی بھی خوشی ہے کہ جرمن لوگوں میں اسلامی ثقافت و نظریات سے دلچسپی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر ڈاکٹر ہائنمان سے ان کی ملاقات نے بھی مسعود احمد صاحب کے ان خیالات کو تقویت پہنچائی ہو۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۹ جنوری ۱۹۷۰ء صفحہ)

وقفِ عارضی!

(یہ اشعار میرے وقفِ عارضی کے دوران ایک ہی روز برجستہ موزوں ہوگئے تھے)

وقف میری زبان تیرے لئے
وقف میرا بیان تیرے لئے
وقف ہیں جسم و جان تیرے لئے
وقف میرا جہان تیرے لئے

تُو ہے مقصود و غایتِ ہستی
تُو ہے مفہوم آیتِ ہستی
تجھ سے وابستہ ممکناتِ حیات
ختم تجھ پر نہایتِ ہستی

میرے دل پر نزول فرما تُو
وقف میرا قبول فرما تُو

(سعید احمد اعجاز)

ذکرِ الٰہی اور درود شریف کی فضیلت و اہمیت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مبارک تحریک

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

افضل ذکر اور افضل دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ وافضل الدعاء الحمد للّٰہ

(جامع ترمذی ابواب الدعوات)

یعنی سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللّٰہ اور افضل دعا الحمد للّٰہ کہنا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن کامل توحید باری ہے اور خدا تعالےٰ کو پکارنے کا بہترین طریقہ ہر خوبی اور حسن کو اسی کی طرف منسوب کرنا ہے۔ اور ذکرِ محبوب کا یہ نہایت ہی پیارا اور دلکش طریق ہے۔

جنّت کا خزانہ

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

الا ادلّک علیٰ کنزٍ من کنوز الجنۃ فقلت بلیٰ یا رسول اللّٰہ قال لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ

(بخاری کتاب الدعوات)

یعنی کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھنا ہے۔

اس حدیث میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی اس بات میں ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کی پناہ میں آجائے۔ اور نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے اسی سے مدد طلب کرے۔

ذکرِ الٰہی کا پسندیدہ طریقہ

تسبیح و تحمید خدا تعالےٰ کے حضور بہت پسندیدہ اور مرغوب طریقہ ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں مذکور ہے۔

کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم

یعنی دو کلمات اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہیں جو زبان پر تو بہت ہلکے ہیں۔ مگر اجر کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں (وہ یہ ہیں) سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم

ایک اور روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یصبح علیٰ کل سلامیٰ من احدکم فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذالک رکعتان یرکعھما من الضحیٰ

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

یعنی تمہارے جسم کا ہر حصہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تحمید، تہلیل اور تکبیر صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان کا بدلہ چاشت کی دو رکعات نماز کے برابر ہے۔

درود شریف کی فضیلت

سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

(احزاب آیت ۵۷)

یقیناً اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی اس رسول پر درود بھیجو۔ وہ تم پر سلامتی نازل فرمائے گا۔

خدا تعالےٰ کا یہ محبوب بندہ وہ عظیم شخصیت ہے جس کے بے پناہ احسانات کے سامنے مخلوقِ خدا کے سر جھکے ہوئے ہیں۔ جس کی عظیم الشان تعلیم اور جد و جہد کے باعث توحید باری تعالےٰ قائم ہوئی۔ ملائکہ کا مقام واضح ہوا۔ اور انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت قائم ہوئی سو یہی پاک وجود سب سے زیادہ اس بات کا استحقاق رکھتا ہے کہ اس پر درود پڑھا جاتا رہے اور یہی انسان کی فلاح اور رحمت کا باعث ہے۔ احادیث میں درود شریف پڑھنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃ

(جامع ترمذی جلد اول ابواب الوتر)

یعنی قیامت کے روز لوگوں میں سے سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے والا وہ شخص ہوگا جس کا کثرت کے ساتھ مجھ پر درود ہوگا۔

ایک حدیث میں حضرت ابن اوسؓ سے مذکور ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا علیّ من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علیّ

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

یعنی دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ ہے۔ پس تم کثرت کے ساتھ اس دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے۔

من صلّی علیّ صلوٰۃ صلی اللّٰہ علیہ عشرًا وکتب لہ عشرۃ حسنات۔ (جامع ترمذی جلد اول ابواب الوتر)

فرمایا۔ جس نے مجھ پر درود بھیجا۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر دس بار درود بھیجا۔ اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ لیں۔

دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا

قبولیتِ دُعا کے لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے اپنے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔

انّ الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیءٌ حتی تصلی علیٰ نبیک صلی اللّٰہ علیہ وسلم

(جامع ترمذی جلد اول ابواب الوتر)

یعنی یقیناً دعا زمین اور آسمان کے درمیان کھڑی رہتی ہے۔ اور اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔

پھر ایک حدیث میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں:۔

سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلوٰتہ لم یمجد اللّٰہ ولم یصل علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید ربہ والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم یدعوا

ما شاء

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا کہ ایک شخص نماز میں دعا کرتا ہے مگر نہ وہ خدا تعالےٰ کی تمجید بیان کرتا ہے اور نہ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے عجلت کی۔ پھر آپؐ نے اسے بلوایا پھر اسے یا کسی اور سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اسے اپنے رب کی حمد و ثنا سے شروع کرنا چاہیئے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے پھر جو چاہے دعا کرے۔

پس خدا تعالےٰ کے حُسن و احسان کا تذکرہ کرنے اور اس کے محبوب بندے سید الاولین و الآخرین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور شفقت کو یاد کرنے اور آپؐ پر درود بھیجنے سے ہی محبت الٰہی اور محبتِ رسول حاصل ہو سکتی ہے یہی وہ طریق ہے جس سے انسان خدا تعالےٰ کی محبت میں ایسا وارفتہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا جسم اپنی رُوح اپنا دل اور دماغ، سب جذبات اراد ے اور مرضیات کو چھوڑ کر اسی کی مرضی اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وہ اطمینان اور سکینت قلب کا اعلیٰ و ارفع مقام ہے جب محبوبؐ معبود کی طرف سے محبت بھرا ارشاد ہوتا ہے

یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ
ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً
مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

(الفجر آیت ۲۸ تا ۳۱)

اے سکینت یافتہ نفس تو اپنے رب کی طرف خوشی بخوشی لوٹ آ۔ تو میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو۔

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے سب مردوں عورتوں اور بچوں کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد کیا جائے آپ نے فرمایا کہ ۲۰۰ مرتبہ تک

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کا ورد کیا جائے۔ اس مبارک تحریک کے نہایت پاکیزہ اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے بچے بوڑھے مردوں عورتوں کی زبانیں بجائے غیر ضروری باتوں کے ذکر الٰہی اور درود شریف سے تر رہتی ہیں۔ اور دل پاکیزہ خیالات سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضور کی اس بابرکت تحریک پر مداومت اختیار کریں۔ ہمارا وجود خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں فنا ہو۔ اس کی محبت ہمارے دل و دماغ پر مستولی ہو۔ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق ہوں۔

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا یَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ
یُدْرٰی بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ

یعنی اے خدا میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت جو تجھ سے ہے ہرگز نہیں مرے گی۔ اور میری موت کے بعد میری قبر میں سے میری آواز تیرا ذکر کرتے ہوئے سنائی دے گی۔

خدا کرے کہ ہماری موت کے بعد ہماری قبروں کی مٹی سے خدائے رحمٰن اور اس کے محبوب رسولؐ کی محبت کی خوشبو آتی رہے آمین

وقفِ جدید کے لئے ربوہ کے محلّہ جات کے وعدے ۱۵ فروری ۱۹۷۰ء تک آنے چاہئیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا نیا سال جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک ربوہ کے چند محلّہ جات نے اپنے اپنے سیکرٹریانِ وقفِ جدید اور سیکرٹریانِ مال کی وساطت سے وعدہ جات بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن ابھی تقریباً ایک درجن حلقہ جات ایسے ہیں۔ جہاں سے بالغان اور اطفال کے تفصیل وعدہ جات کا انتظار ہے۔ یاد رہے کہ ربوہ کے محلّہ جات کی فہرستیں ۱۵ فروری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دی جائیں گی۔

پس ضروری ہے کہ سیکرٹریانِ وقفِ جدید اور مال بیدار ہوں۔ اور وقت نکال کر بھی احباب سے وعدہ جات اور ان کے ساتھ ادائیگی کی صورت کی تعیین کر کے دفتر وقفِ جدید میں بھیج دیں۔ اللہ تعالےٰ دین کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے تربیتی جلسہ کی مختصر روداد

ربوہ ۲۹ جنوری۔ کل مورخہ ۲۸ جنوری کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام ربوہ کی مستورات کا ایک اہم تربیتی جلسہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں شام کو چار بجے منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ نے سرانجام دیئے۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ جو کہ جامعہ نصرت کی امتیاز بیگم صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں حمیدہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت نے نظم پڑھی

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی سندات تقسیم فرمائیں۔ پھر ربوہ کے حلقہ جات میں سے نمایاں کام کرنے والی لجنات کو انعامات عطا فرمائے۔ کارکردگی کے لحاظ سے حلقہ دار الرحمت وسطی ۲ اول۔ دار الرحمت غربی ب دوم اور حلقہ دار العلوم سوم رہا۔ تعلیم القرآن کے لحاظ سے حلقہ دار الرحمت غربی ب اول دار الرحمت وسطی ۲ اور حلقہ دار العلوم دوم رہے

آخر میں حضرت سیّدہ صدر صاحبہ نے خطاب کرتے ہوئے تعلیم القرآن کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ سترہ آیات حفظ کرنے والیوں کی تعداد کم از کم اسی فیصدی ہونی چاہیئے۔ آپ نے تحریک جدید اور وقفِ جدید کے چندوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور مقامی جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی تحریک فرمائی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ پر مقامی بہنوں کو زیادہ شوق سے مہمانوں کی خدمت کرنی چاہیئے۔ آپ نے آداب مسجد اور آداب نماز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو احمدی بہنیں باہر سے آ کر ربوہ میں رہائش اختیار کرتی ہیں۔ انہیں بالخصوص یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ساری جماعت کے لئے مرکز میں رہنے والوں کو ایک نمونہ بننا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا مرکزی نمائش میں ربوہ کی ہر عورت اور ہر بچی کو حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دعا کے بعد یہ اہم تربیتی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

مربیان و معلمین سلسلہ کا ریفریشر کورس

ربوہ ۲۷ جنوری۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مربیان و معلمین سلسلہ کا پہلا ریفریشر کورس کل یہاں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ کورس کے اختتام پر دفتر نظارت اصلاح و ارشاد میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ یہ ریفریشر کورس ۱ جنوری کو شروع کیا گیا تھا اور کا افتتاح مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمایا تھا۔ اس کی عمومی نگرانی کا کام مکرم بشیر احمد صاحب سیال بی۔ اے انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے سرانجام دیا۔ تقاریر کے پروگرام کے انچارج مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ اور مذاکرہ علمیہ کے انچارج مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ تھے۔ ریفریشر کورس میں جو اٹھارہ دن تک جاری رہا مختلف اہم دینی مسائل پر علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر بھی ہوئیں۔ اور علمی مطالعہ اور مذاکرہ علمیہ کے ذریعہ بھی اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی گئی۔ (نامہ نگار)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے بیٹے کیپٹن ڈاکٹر مومن حسن کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرا پوتا اور مکرم مشتاق احمد صاحب ریلوے چیف کا نواسہ ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے آمین

خاکسار ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

یاد رفتگان

اہلیہ محترمہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی

محترم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اخویم محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن کی اہلیہ محترمہ جو اپنے خاندان میں میٹھی ماں کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ واقعی اسم بامسمّیٰ تھیں ہر ایک کے ساتھ مادرانہ شفقت سے پیش آتیں ہر ایک کے دکھ درد اور شادی غمی میں شریک ہونا فرض عین سمجھتیں۔ دوسروں کی خوشی کو اپنی خوشی اور دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتی تھیں۔ ان کے طرز عمل میں اس قدر خلوص اور گفتگو میں اس قدر شیرینی ہوتی کہ دوسرا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا غریب ہو یا امیر، اجنبی ہو یا پرانا واقف ہر ایک کی بات پوری توجہ سے سنتیں، خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے ملتیں اور ایسے ہمدردانہ رنگ میں سلوک کرتیں کہ ہر ایک کا دل موہ لیتیں۔ اپنے وسائل کے مطابق ہر حاجتمند کی حاجت پورا کرنے کی کوشش کرتیں اور ہر ایک کی دلداری اور غمخواری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتیں۔

ان کی ایک ممتاز خصوصیت مہمان نوازی تھی۔ خدا نے بہت بڑا دل اور حوصلہ عطا کیا تھا۔ محترم سیٹھ صاحب کے پاس بہت سے دوست اکثر ملنے آتے رہتے تھے۔ اگر کھانے کا وقت ہوتا تو سیٹھ صاحب خاموشی سے گھر میں جاتے اور اندر اطلاع دیتے کہ اس وقت اتنے مہمان ہیں۔ بعض دفعہ پکا ہوا کھانا سب کے لئے مکتفی نہ ہوتا لیکن محترمہ میٹھی ماں بڑی خوشی کے ساتھ اور پورے انہاک سے سب کے لئے میز پر کھانا لگواتیں۔ خواہ گھر والوں کے لئے کچھ بچے یا نہ بچے۔ جمعہ کے دن تو یہ معمول تھا کہ مہمانوں کے کھانا کھا لینے کے بعد ہی گھر والے خود کھاتے۔ چائے کا وقت ہوتا تو سب کے لئے چائے بھجواتیں۔ ہر آنے والے مہمان سے اس کی ضروریات کے بارے میں استفسار کرتیں۔ غرض ہر رنگ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کرتیں اور اس میں دلی مسرت محسوس کرتیں۔

طبیعت میں بڑی خاکساری تھی۔ خدا تعالیٰ نے ظاہری دولت سے بھی انہیں نوازا تھا۔ لیکن اس کی وجہ سے دل میں کبر و غرور نام کو نہ تھا۔ خدا نے جو کچھ دیا تھا اس کو دین کی اشاعت اور بنی نوع انسان کی بہبود پر صرف کرنا میاں بیوی دونوں کو بہت مرغوب تھا۔

جس طرح محترم سیٹھ صاحب عبادت گذار اور خدا کی یاد میں محو رہنے والے تھے اسی طرح مرحومہ بھی عبادت گذار خاتون تھیں۔ ہمیشہ دست با کار اور دل با یار والا معاملہ تھا۔ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی پیش نظر رہتی۔ خدا نے بڑا پاکیزہ دل دیا تھا بدظنی نام کو نہ تھی دعاؤں میں شغف تھا ہر ایک کے لئے توجہ اور ذوق و شوق سے دعائیں کرتیں۔

میرے ساتھ ہمیشہ بڑی محبت کا سلوک رہا۔ جب میری شادی ان کی چھوٹی بہن سے ہوئی۔ اس وقت میرا کوئی عزیز حیدر آباد میں نہ تھا مرحومہ نے خود ہی میری طرف سے بھی سب سامان تیار کرایا اور ہر طرح میرے آرام کا خیال رکھا شادی کے بعد تو میں ان کے گھر کا ایک فرد بن گیا۔ ہر وقت کا آنا جانا۔ ہر تقریب میں شمولیت۔ عید کے موقعوں پر بیوی بچوں سمیت سارا دن ان کے ہاں گذرتا کبھی کبھی سب مل کر پکنک کے لئے باہر جاتے میں نے اپنی زندگی کے ۱۷ سال حیدر آباد میں گذارے لیکن جس محبت عزت اور قدر دانی کے ساتھ محترم سیٹھ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ میٹھی ماں مجھ سے اور میرے بیوی بچوں کے ساتھ پیش آتے اس کی وجہ سے مجھے کبھی احساس نہیں ہوا کہ میں اپنے وطن یا عزیزوں سے دور ہوں۔ حیدر آباد چھوڑے بھی اب ۲۳ سال ہو گئے ہیں۔ اس دوران صرف ایک مرتبہ تنہا وہاں جانے کا موقعہ ملا تاہم میٹھی ماں مرحومہ اور ان کے سب بچوں بلکہ دوسرے عزیزوں کا سلوک بھی بدستور نہایت درجہ محبت کا رہا۔ زندگی کے آخری ایام میں بالخصوص سیٹھ صاحب محترم کی وفات کے بعد وہ مالی تنگی سے دوچار تھیں۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ بطور تحفہ بھجواتی رہتیں۔ یہ چیز ان کے دلی تعلق اور خلوص و محبت کی آئینہ دار ہے۔ تنگی کے دنوں میں کبھی کوئی لفظ خدا سے شکوہ و شکایت کا منہ سے نہیں نکلا۔ غرض محترمہ میٹھی ماں مرحومہ بڑی خوبیوں کی حامل تھیں۔ ضعیفی میں سو نیابند کی تکلیف ہو گئی تھی۔ کچھ کام کاج نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن ان کا وجود سب خاندان کے لئے باعث برکت تھا۔ آخر کار خدا کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ صبر و سکون کے ساتھ جان جان آفریں کے سپرد کی اور سب عزیزوں کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کو پیاری ہوئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ ان کے سب پسماندگان کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ اور ہر طرح ان کو حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

عزیزم سجاد احمد خاں مرحوم کی یاد میں

(مکرم چوہدری مظفر علی خانصاحب ملتان)

میرا فرزند سجاد احمد خان مرحوم ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کو ملتان میں پیدا ہوا تھا۔ عین عنفوان جوانی میں ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعرات طویل علالت کے بعد اپنے مولا کریم کو پیارا ہو گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے عمزدہ والدین کے علاوہ اپنی بیوہ اور پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سب کے سب زیر تعلیم ہیں احباب کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں نیز ان معصوم بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بڑے ہو کر خادم دین ہوں۔

عزیز سجاد احمد خاں کی علالت کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے جب عرض کیا گیا۔ تو حضور نے ازراہ شفقت اپنے پاس سے دوائیں بھی بھیجیں۔ جن سے مرحوم کو کافی فائدہ ہوا مگر بعد میں بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو جب خداوند تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی تو اس نے چندوں میں ہمیشہ باقاعدگی اختیار کی اور نہایت بشاشت کے ساتھ چندے ادا کرتا رہا۔ مسجد احمدیہ ملتان کے لئے مبلغ ۵۰۰/- روپے کی رقم دی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے مرحوم نے دو دفعہ رقوم بھجوائیں۔ علاوہ ازیں ہر نادار اور غریب بھائی کی خدمت باعث راحت سمجھتا تھا۔ نہایت ملنسار اور مہمان نواز تھا۔

احباب کرام مرحوم بچے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کے اطفال کے بارہ میں رپورٹ جلد از جلد ارسال کریں کہ کتنے اطفال سورۃ بقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر چکے ہیں قائدین اضلاع کو معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹ جلد از جلد بھجوا دینی چاہیئے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

ایک مستعد نوجوان مڈل پاس برائے نقیب مسجد و نگران لائبریری فوری طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ -/۱۰۰ روپے ہو گی۔ درخواستیں مورخہ ۷۰/۲/۶ بوساطت امیر مقامی یا قائد زیر دستخطی کو پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو بعد نماز جمعہ ۷۰/۲/۶ کو ہو گا۔

چوہدری محمد انور حسین

(امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ ضلع شیخوپورہ)

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کی فہرست

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجا لا چکے ہیں۔ ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی قربانی و خدمت کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ احباب کو چاہیئے زیادہ سے زیادہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں فارم وقف عارضی کے دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں۔

۹۰۴ احباب کے نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

۹۱ ۴ - مکرمی نیاز احمد صاحب عارف بیگووال ضلع راولپنڈی
۹۲ ۴ - " حکیم ظفر احمد صاحب کوئٹہ
۹۳ ۴ - " شیخ نعیم احمد صاحب کوئٹہ
۹۴ ۴ - " چوہدری محمد یوسف صاحب منشی ۱۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ
۹۵ ۴ - " فیض احمد صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ
۹۶ ۴ - " عبد العزیز صاحب طاہر بشیر آباد اسٹیٹ
۹۷ ۴ - " ہارون احمد صاحب بلوچ بستی صادق پور
۹۸ ۴ - " یحییٰ رفیع الدین صاحب سکنہ ڈھو ضلع گجرات
۹۹ ۴ - " جہان خان صاحب موضع کوٹڑہ ضلع گجرات
۵۰۰ - " محمد نعمان صاحب افضل بی اے گجرات
۵۰۱ - " جلیل احمد صاحب ربوہ
۵۰۲ - " لطیف احمد صاحب واپڈا کالونی اوو
۵۰۳ - " محمد صدیق صاحب ربوہ
۵۰۴ - " چوہدری علی محمد صاحب "
۵۰۵ - " محمد اکرم صاحب دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ
۵۰۶ - مکرم اہلیہ " "
۵۰۷ - مکرمی رشید احمد صاحب قمر ننکانہ صاحب
۵۰۸ - " ماسٹر اقبال احمد صاحب "
۵۰۹ - " شفیق راشد ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ ضلع لائلپور
۵۱۰ - " میاں محمد حیات صاحب چک ۲۲۴ ضلع جھنگ
۵۱۱ - " مبارک علی صاحب چک ۳۳ لائل پور
۵۱۲ " مراتب علی صاحب " "
۵۱۳ - " خلیل احمد صاحب عابد متعلم دہم بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد
۵۱۴ - " نور دین صاحب ٹرنک ہاؤس چنیوٹ
۵۱۵ - " نصیر احمد صاحب خالد بشیر آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدرآباد
۵۱۶ - " محمد شریف صاحب کھوکھر نواز آباد " "
۵۱۷ - " ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب مجاہد کالونی ضلع ڈیرہ غازیخان
۵۱۸ - محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب " " "
۵۱۹ - مکرم مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۵۲۰ - " عبد الحلیم صاحب ایم۔ اے جہلم
۵۲۱ - " ملک عزیز احمد صاحب خان پور ضلع جہلم
۵۲۲ - " محمد رمضان صاحب کنری۔ ضلع تھرپارکر
۵۲۳ - " منور احمد صاحب " " "
۵۲۴ - " ملک سعد اللہ خان صاحب ٹیچر ربوہ
۵۲۵ - " ملک احمد خان صاحب "
۵۲۶ - " شیخ عبد اللطیف صاحب لائل پور
۵۲۷ - " ملک محمد خان صاحب ربوہ
۵۲۸ - " ملک محمد سلیم صاحب "
۵۲۹ - " محمد امداد الرحمٰن صاحب بنگالی ربوہ (باقی)

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان

اور

دکانداران گولبازار ربوہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے سلسلہ میں چھوٹے تاجروں کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے (گاہک) کا منافع بیت اللہ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حلقہ گولبازار ربوہ کے دکانداران سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں بڑے اہتمام کے ساتھ چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ ہر ہفتہ ایک معمولی سی رقم ایک دکاندار کے ذمہ ہوتی ہے۔ جسے وہ بخوشی ادا کر دیتا ہے۔ لیکن "قطرہ قطرہ بہم شود دریا" کے مطابق اس حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم مسعود احمد عبد الحق صاحب شاکر کی اطلاع کے مطابق بارہ ہفتوں میں ۷۰/- روپے کی رقم وصول کی گئی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دکانداروں کے اموال اور اخلاص میں اس قدر برکت ڈالے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی کے وارث ہوں۔ نیز اس کے نتیجہ میں ہم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد تر پورا ہوتا دیکھ لیں کہ:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بہنوئی جناب نور الحق صاحب شاکر فوٹو آرٹسٹ ٹریٹ بلیڈ فیکٹری حیدرآباد کئی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبشر احمد طاہر مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

۲۔ میری خالہ زاد بہن نصیرہ شیریں دل کے عارضہ میں عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادریس احمد اختر۔ ادریس منزل رحمت بازار ربوہ)

۳۔ میں ضلعی مشاورتی کونسل برائے اساتذہ میں بطور امیدوار کھڑی ہوئی ہوں احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(امۃ الحفیظ راحیلہ ایم اے بی ایڈ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز سکول بھرچرانوالی)

۴۔ میرے لڑکے اشتیاق احمد پر ایک مقدمہ ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر سلطان احمد ریٹائرڈ

معرفت عامر آٹوز کچہری روڈ۔ سرگودھا

۵۔ احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت اور تعلیم میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ (ایم اکبر کوئٹہ)

۶۔ میری اہلیہ صاحبہ کولہے اور ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ۲/۱ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد رشید سانگلہ ہل حال ربوہ)

۷۔ محترم ملک فضل احمد صاحب کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۴۵

میں نصیر احمد ولد میاں شاہ محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت ستمبر ۱۹۶۹ء ساکن ۱۳/A سانده روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان و سکنی زمین واقعہ ۱۳/A سانده روڈ لاہور مالیتی ۵۰،۰۰۰ روپے

۲۔ سکنی زمین واقعہ گارڈن ٹاؤن سکیم } ۵،۰۰۰ "

۳۔ زرعی زمین موضع باغ تحصیل و ضلع جھنگ ۸ ایکڑ } ۸،۰۰۰ "

۴۔ دوکان الائیڈ سائنٹفک سٹور ۱۰،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری مبلغ ۲،۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد ولد میاں شاہ محمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور

گواہ شد۔ عبداللطیف ستکوہی کرشن نگر

گواہ شد۔ الطاف حسین کرشن نگر لاہور

مسل نمبر ۱۹۸۴۷

میں عبدالخالق ولد مستری محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قاضی احمد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ عبدالخالق ولد مستری محمد الدین قاضی احمد۔ ضلع نوابشاہ

گواہ شد:۔ انعام الٰہی انور۔ ہیلتھ انسپکٹر قاضی احمد۔ ضلع نوابشاہ

گواہ شد:۔ عبدالقدیر۔ قاضی احمد ضلع نوابشاہ

مسل نمبر ۱۹۸۴۹

میں شریفاں بیگم زوجہ محمد منیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی احمد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی وزن ۳ تولے ۴ ماشہ مالیتی ۵۲۵ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ شریفاں بیگم زوجہ محمد منیر صاحب قاضی احمد۔ ضلع نوابشاہ

گواہ شد:۔ عبدالقدیر۔ قاضی احمد ضلع نوابشاہ

گواہ شد:۔ محمد منیر قاضی احمد۔ ضلع نوابشاہ

-کتاب-

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کرکے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

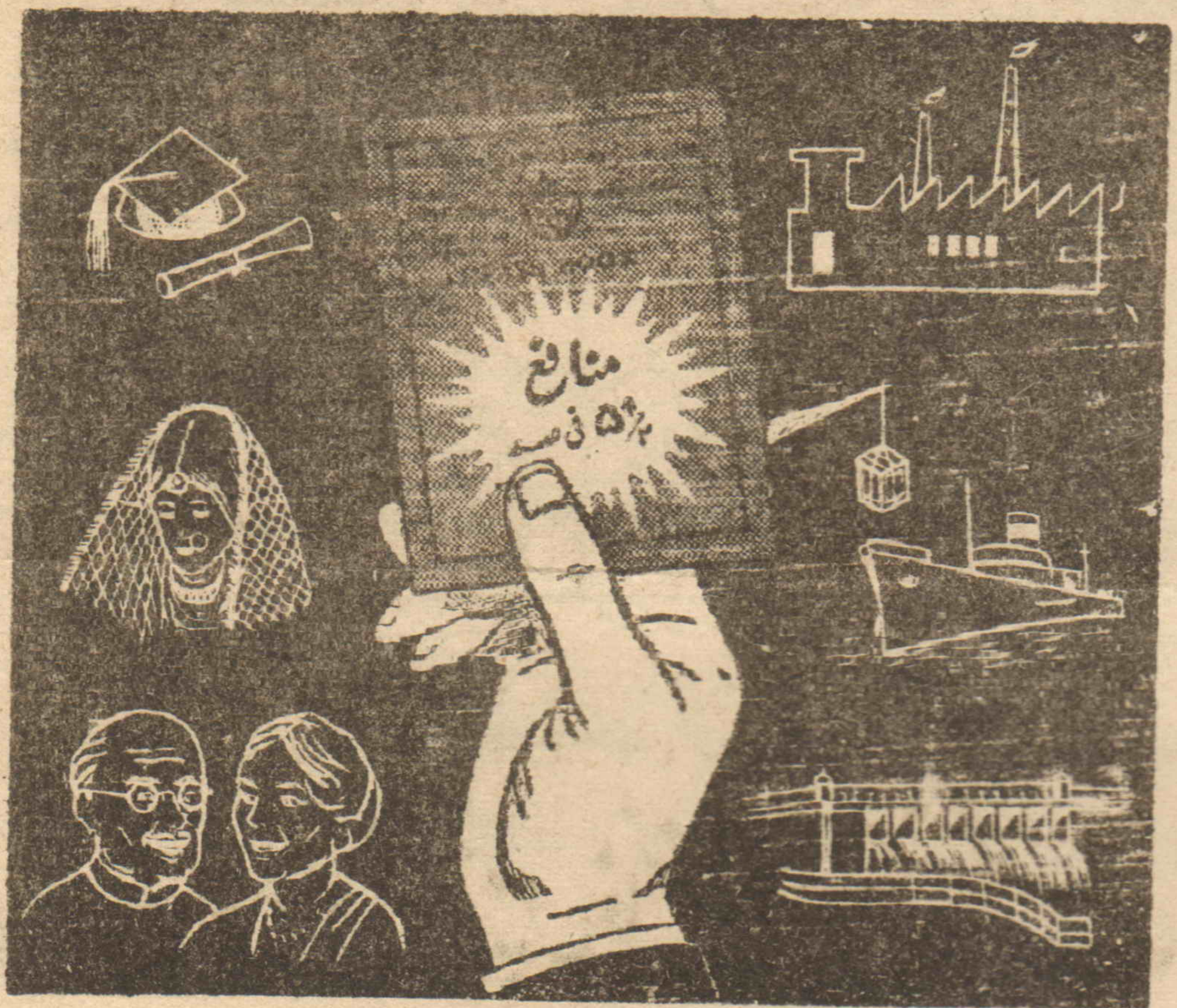

ایک پنتھ دو کاج

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں بچت جمع کرانے سے آپ کو بھی فائدہ اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ۔ ایک طرف تو آپ اپنی بچت اور اس کے منافع کی رقم سے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بہتر زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف آپ کی بچت تعمیری کاموں پر صرف ہوتی ہے۔ ملک کے تعمیری اور تحقیقی ادارے ذرائع آمد و رفت اور چالنا بندرگاہ اور تربیلا بند جیسے عظیم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سرمایہ لگایا جا رہا ہے اس میں وہ رقمیں بھی شامل ہیں۔ جو آپ پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع کراتے ہیں۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں نفع بھی سب سے زیادہ ملتا ہے

منافع کی شرح

عام حسابات پر	۵¼ فی صد
میعادی حسابات پر	
۶ ماہ یا زائد اور ۱۲ ماہ سے کم مدت کے لئے	۵¾ فی صد
۱۲ " " " ۲۴ " " " " " "	۶ " "
۲۴ " " " ۳۶ " " " " " "	۶½ " "
۳۶ " " " مدت کے لئے	۷ " "

پوسٹ آفس سیونگ بینک

POB 1/69

دلچسپ اور مفید طبی تجربات

جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ چنیوٹ دردوں کی عظیم دوا "پینز کیور" کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"کیورٹیو میڈیسن کمپنی کے تیار کردہ چار عدد کیپسولز PAINSCURE میں سے صرف دو عدد میری ہمشیرہ نے استعمال کئے بفضلہ تعالیٰ تکلیف بالکل دور ہوگئی۔ اس دوا کی غیر معمولی افادیت نے بہت متاثر کیا"

مکمل قیمت ۱۰ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی بقا اور اس کے فائدے کے لئے عجیب عجیب سامان پیدا کئے ہیں

اگر انسان ساری عمر بھی ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے تب بھی حقِ شکریہ ادا نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الشعراء کے حروفِ مقطعات طٰسٓمٓ کے ضمن میں یہ واضح کرتے ہوئے ط لطیف کا س سمیع کا اور م مجید کا قائمقام ہے فرماتے ہیں:۔

"سورۃ الشعراء کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تین صفات کے ذکر سے کی گئی ہے جن میں سے پہلی صفت جس کی طرف اس سورۃ میں توجہ دلائی گئی ہے صفتِ لطیف ہے۔

لطیف کے معنوں پر بحث کرتے ہوئے لُغت میں لکھا ہے کہ اس کے معنے ہیں اَلْبَرُّ بِعِبَادِہٖ وَ الْمُحْسِنُ اِلٰی خَلْقِہٖ بِاِیْصَالِ الْمَنَافِعِ اِلَیْھِمْ بِرِفْقٍ وَّلُطْفٍ اَوِ الْعَالِمُ بِخَفَایَا الْاُمُوْرِ وَ دَقَائِقِھَا (اقرب الموارد) یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے جب لطیف کا لفظ استعمال ہو تو اس کے ۲ دو معنے ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ لوگوں کی خبرگیری کرنے والا اور محبت اور احسان کے ساتھ اُن کو نفع پہنچانے والا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ اپنی مخلوق کی مخفی سے مخفی باتوں کو جاننے والا اور ان کی تمام حاجات اور ضروریات کا علم رکھنے والا ہے اِن معنوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اگر نظامِ عالم پر نگاہ دوڑائی جائے تو ہمیں یہ دونوں باتیں اپنے پورے کمال کے ساتھ دُنیا میں دکھائی دیتی ہیں اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالےٰ واقعہ میں ایک لطیف ہستی ہے جس نے اپنی مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور اس کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اِس قسم کی نعمتوں سے اسے نوازا ہے اور اسکی بقا کے لئے اتنے بڑے سامان پیدا کئے ہیں کہ کوئی شخص اگر ساری عمر بھی اِن نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے تب بھی وہ پوری طرح شکر ادا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ دیکھ لو اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ آسمان پر لاکھوں میل دُور سورج اور چاند اور ستارے اُس کے بندوں کے لئے رات دن اپنے کام میں مشغول ہیں اور زمین الگ اپنے کام میں مصروف ہے۔ انسان تھوڑا سا بیج ڈال کر اپنے گھر چلا آتا ہے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس چند سیر بیج کے بدلے ہزاروں من غلّہ وہ اپنے گھر لے جاتا ہے۔ وہ اپنے گھر میں آرام سے سو رہا ہوتا ہے اور زمین اس کے کام میں مصروف ہوتی ہے اور اس کے لئے غلّہ اُگا رہی ہوتی ہے سبزی اُگا رہی ہوتی ہے اور انواع و اقسام کے پھل اور پھول پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ یہ سویا ہوُا اُٹھ کر آتا ہے اور اپنی ضرورت کے مطابق اُگا اُگایا اور پکا پکایا پھل لے کر چلا جاتا ہے ۔۔۔۔ غرض جتنی چیزوں سے وہ کام لیتا ہے سب خدا کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں اس کا اپنا صرف ارادہ ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اتنے بڑے انعامات کے باوجود کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور اس وقت وہ ایسا ناشکرا بن جاتا ہے کہ اسے کوئی بھی نعمت دکھائی نہیں دیتی۔ کوئی بھی فضل نظر نہیں آتا۔ کسی رحمت سے بھی اُس کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔

ہم نے بڑے بڑے مالداروں کو دیکھا ہے وہ موٹروں میں پھرتے ہیں۔ دس دس کھانے انکے دسترخوانوں پر موجود ہوتے ہیں مگر جب کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ بھی خراب ہے وہ بھی خراب ہے کھانے کا کوئی مزہ ہی نہیں آتا۔ اس کے مقابلہ میں غریب آدمی کو دیکھو کہ وہ روٹی کا سُوکھا ٹکڑا کس مزے سے کھاتا ہے اور کس طرح وہی سُوکھا ٹکڑا اسے دُنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ لذیذ معلوم ہوتا ہے ۔۔۔۔ جب انسان قناعت سے کام لے اور شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ ہر چیز کو دیکھے تو اسے معمولی سے معمولی چیز بھی دُنیا کی اعلیٰ ترین نعمت دکھائی دینے لگتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۷)

☆

گیارھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

پی ڈبلیو آر اور برادرز کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

سیمی فائنل میں فضلِ عمر کلب ربوہ اور برادرز کلب کے درمیان انتہائی ولولہ انگیز مقابلہ

طرفین کی طرف سے روحِ مسابقت اور بلند پایہ کھیل کا شاندار مظاہرہ

ربوہ ـــــ گیارھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے دن (۳۰ جنوری ۷۰ء کو) پاکستان ویسٹرن ریلوے اور برادرز کلب لاہور کی ٹیمیں فائنل مقابلوں میں اپنے اپنے مدِّمقابل پر سبقت لے جا کر فائنل میں پہنچ گئیں۔ ان دونوں کے درمیان فائنل مقابلہ آج ۳۱ جنوری کو بعد دوپہر ہو رہا ہے۔

برادرز کلب کو فائنل میں پہنچنے کے لئے اپنے مدِّمقابل فضلِ عمر کلب ربوہ کے ساتھ بہت جان توڑ مقابلہ کرنا پڑا۔ ان دونوں کے مابین سیمی فائنل کا یہ مقابلہ انتہائی پُرجوش و ولولہ انگیز ثابت ہوُا کھیل کے شروع میں ہی فضلِ عمر کلب کے کھلاڑیوں شاہد سعدی، نصیر بُندا اور شریف الرحمان وغیرہ نے کمال پھرتی اور چابکدستی کا مظاہرہ کر کے برادرز کو یہ احساس دلانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی کہ انہیں مات دینا آسان نہیں ہے۔ کھیل کے درمیانی وقفہ تک فضلِ عمر کلب کا پلّہ بھاری تھا۔ انہوں نے برادرز کی نامی گرامی ٹیم کے ۲۵ پوائنٹس کے بالمقابل ۲۸ پوائنٹس سکور کر دکھائے تھے۔ یہی نہیں کھیل کے اختتام سے تین منٹ قبل تک انہوں نے اپنی اس برتری اور تفوّق کو برقرار رکھا جبکہ ان کا سکور ۳۹ کے مقابلہ میں ۴۲ تھا۔ آخر برادرز کے سرپرست کھلاڑی شیخ امین کو جو باسکٹ بال میں ملک گیر شہرت کے مالک ہیں اپنی ٹیم کو شکست سے بچانے کے لئے "لنگر لنگوٹ" کس کر میدان میں اترنا پڑا نتیجۃً اگلے ایک منٹ میں دونوں کا سکور برابر ہو گیا۔ اُدھر فضلِ عمر کلب کو یہ عظیم نقصان اٹھانا پڑا کہ اُس کے تین کھلاڑیوں کو "فاؤلز" کی بناء پر میدان سے رخصت کر دیا گیا اس کا نمبر ا کھلاڑی شریف الرحمٰن ۵ فاؤلز ہو جانے پر کھیل شروع ہونے کے بعد پہلے پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی میدان چھوڑ گیا۔ اب فضلِ عمر کلب کی تمام امیدیں شاہد سعدی اور نوید کے ساتھ وابستہ تھیں کیونکہ نصیر بُندا اپنے جوہر دکھانے میں ناکام رہا۔ بالآخر آخری دو منٹ میں کھیل کا پانسہ پلٹ گیا۔ برادرز نے بدقّت تمام یہ میچ ۵۱ کے مقابلہ میں ۵۹ پوائنٹس سے جیت لیا۔ فضلِ عمر کلب کے شاہد سعدی نے ۱۷ اور برادرز کے مودود نے ۲۰ پوائنٹس سکور کئے طرفین کی طرف سے سب سے زیادہ انفرادی سکور انہی دو کھلاڑیوں کا رہا۔ الغرض سیمی فائنل کا یہ مقابلہ بہت پُرجوش و ولولہ انگیز ثابت ہوُا جس میں طرفین کے کھلاڑیوں نے روحِ مسابقت اور بلند پایہ کھیل کا بہت شاندار مظاہرہ کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ برادرز کی ٹیم میں چار انٹرنیشنل کھلاڑی شامل تھے جنہوں نے حال ہی میں ملک سے باہر بین الاقوامی مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔

سیمی فائنل کے دوسرے مقابلہ میں پاکستان ویسٹرن ریلوے نے چناب رینجرز ربوہ ۷۴ کے مقابلہ میں ۱۰۲ پوائنٹس سے بآسانی فتح حاصل کر دکھائی۔ جیتنے والوں کی طرف سے فرید نے ۲۷ اور لیاقت نے ۲۳ پوائنٹس سکور کئے جبکہ چناب رینجرز کے حلیم گگی اور احمد خان کا انفرادی سکور علی الترتیب ۱۸، اور ۱۷ رہا۔

سکول سیکشن کے فائنل میں سی بی آئی سیالکوٹ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (اے) کی ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں گی ☆

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ربوہ ۳۱ صلح۔ حضور ایدہ اللہ ناسازیٔ طبع کے باعث کل نمازِ جمعہ پڑھانے کی غرض سے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ میں آپ نے سورۃ عنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ الخ کی تفسیر بیان کر کے نماز باجماعت کی اہمیت اور اسکی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو خصوصی امتیاز کے طور پر نماز باجماعت کا خاص التزام رکھنے اور اس میں دوام اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ☆